الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
دار الافتاء والقضاء
ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> **Maria Syed**
Address :> **Zelzate, Belgium**
Subject :> **TALAQ**
Writer :> عبدالواحد

Serial No :> **9399**
Fatwa No :>
Date :> **8/1/2010**
Email :>

Aslam alaikum, I have a question.
This is a strange situation. In 2007, I married in Pakistan. After three weeks I came back to Holland, where I lived a that time. My husband couldn't come with me, because his papers weren't ready yet. After that I went for two months to Pakistan again. Things didn't go well between me and my husband. So I decided to divorce. I asked khulla, but my husband didn't want to give divorce. After that, my father in law advised me this. He said that our nikaah nama has changed in order of the rules of Belgium (I live now in Belgium). This new nikaah nama says that I have the right to give divorce to my husband by myself. So I did do that. I sent divorce papers to my husband with the following words at the ending: I, Maria Syed, am giving you, (name of my husband), talaaq. I have used these words three times. Now I'm really regretting for doing this. I want go back to my husband. My father in law doesnt accept that. He says that we are already divorced. But my knowledge of Islam says that a woman can never give talaaq to her husband. She can get talaaq, but she can't give talaaq. Can you please help me out of this? It has been two years almost, I 've not seen my husband. If I'm not divorced, I would like to receive a fatwa from you in Urdu or in English. So I can show that to my husband and his family.

Djazak Allah.

Walaikum aslaam,
Maria Syed

السلام علیکم: میرا ایک سوال ہے وہ یہ ایک عجیب معاملہ ہے جو ۲۰۰۷ء میں میں نے پاکستان میں شادی کی تین ہفتے کے بعد میں ہالینڈ آ گئی جہاں پر اس وقت میری رہائش تھی میرا شوہر میرے ساتھ نہیں جا سکا کیونکہ اس کے کاغذات تیار نہیں ہوئے تھے اس کے بعد میں دوبارہ پاکستان دو مہینے کیلئے واپس آئی پھر میرے اور میرے شوہر کے درمیان حالات ناساز ہو گئے چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کیا کہ میں اس سے جدا ہو جاؤں میں نے خلع کیلئے درخواست دی لیکن میرے شوہر نے طلاق دینے سے انکار کر دیا پھر اس کے بعد میرے سسر صاحب نے مجھے مشورہ یہ دیا کہ اس نے آپ کا یعنی میرا نکاح نامہ تبدیل کر دیا بیلجیم کے قوانین کے مطابق (اب میں بیلجیئم میں رہتی ہوں) اس نئے نکاح نامہ میں یہ لکھا ہوا تھا کہ مجھے خود اپنے شوہر کو طلاق دینے کا حق ہے چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا میں نے اپنے طلاق کے کاغذات اپنے شوہر کو بھیجے جس کے آخر میں یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے کہ میں ماریہ سعید آپ کو (شوہر کو) طلاق دے رہی ہوں میں نے ان الفاظ کو تین بار استعمال کیا اب میں پچھتا رہی ہوں لیکن میرا سسر قبول نہیں کر رہا اور یہ کہہ رہا ہے کہ اب تم دونوں کے درمیان جدائی ہو گئی لیکن اسلام کے اندر جہاں تک میری معلومات ہیں وہ یہ کہ ایک عورت اپنے شوہر کو کبھی بھی طلاق نہیں دے سکتی اس کو طلاق دی جا سکتی ہے لیکن وہ خود طلاق نہیں دے سکتی مہربانی فرما کر اس معاملہ میں میری مدد فرمائیں اب دو سال ہو گئے کہ اپنے شوہر کو نہیں دیکھا ہے اگر میں مطلقہ نہیں ہوں تو مجھے فتویٰ دینا اردو یا انگریزی میں تاکہ میں اپنے سسرال والوں کو دکھا سکوں۔ جزاک اللہ خیرا۔

(جواب صفحہ کی پشت پر ملاحظہ ہو)

الجواب حامدًا و مصلیًا

یہ بات درست ہے کہ طلاق دینے کے معاملہ میں عورت کو اختیار نہیں بلکہ یہ شوہر کا اختیار ہے وہ جب طلاق دینا چاہے دے سکتا ہے۔ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں سائلہ کی مذکور تحریر کا شرعًا کوئی اعتبار نہیں اس تحریر کے باوجود جب شوہر نے اسے طلاق نہیں دی تو وہ دونوں باہم میاں بیوی کی حیثیت سے ازدواجی تعلقات کے ساتھ رہ سکتے ہیں اس میں کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں جبکہ سائلہ کے سسر کی بات قطعًا غلط اور جہالت پر مبنی ہے اسے اس قسم کی فضول باتوں سے احتراز لازم ہے۔

اس کے بعد واضح ہو کہ اس ازدواجی سلسلہ کو خراب کرنے اور اس میں بداعتمادی پیدا کرنے میں اگر واقعۃً شوہر کی کوتاہی ہو تو اسے بھی چاہیئے کہ ان امور کو ختم کرے اور باہم پیار و محبت کی زندگی گزارنے کی فکر کرے ورنہ بلا وجہ شرعی ایک عورت کو اپنے نکاح کی بندھن میں پابند رکھنے کی بجائے اسے آزاد کر دے تاکہ وہ اپنے مستقبل کے بارے میں فکر کر سکے۔

کما فی الدر المختار: (ولو أسلم الزوج وهي مجوسية الخ) (الى قوله) (والتفريق) بينهما (طلاق) ينقص العدد (لو أبى لا لو أبت) لأن الطلاق لا يكون من النساء الخ۔ (جلد ۳ ص۱۸۹)۔

وفي الفقه الإسلامي وأدلته: يتبين مما سبق أن الذي يملك الطلاق انّما هو الزوج متى كان بالغا عاقلا ولا تملكه الزوجة الا بتوكيل من الزوج أو تفويض منه ولا يملكه القاضي الا في أحوال خاصة للضرورة الخ۔ (جلد ۷ ص۳۶۱)۔ واللّٰہ أعلم بالصّواب

محمد عبد الواحد عفا اللّٰہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۸ ذیقعدہ ۱۴۳۱ھ۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۹۳۹۹
بتاریخ ۱۴۳۱/۱۲/۴

الجواب صحیح
عبد اللہ شوکت
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۲۹ ذوالقعدہ ۱۴۳۱ھ

۱۱/۱۱/۲۰۱۰

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ